مرثیہ:۹

در حال حضرت ولیٔ عصر علیہ السلام

مطلع

نجمِ اقبالِ محمدؐ ہیں، جنابِ قائمؑ

تعدادِ بند: ۶۸

www.emarsiya.com

١

نجمِ اقبالِ محمدؐ ہیں، جناب قائمؑ   شکلِ اعمالِ محمدؐ ہیں جنابِ قائمؑ
شرحِ احوالِ محمدؐ ہیں جنابِ قائمؑ   قائمِ آلؑ محمدؐ ہیں جنابِ قائمؑ
آپؑ کی ذات سے دنیا میں علیؑ قائم ہیں
٢ جب علیؑ خَلق میں قائم ہیں نبیؐ قائم ہیں

قامتِ حورِ عبادت قدِ بے سایہ ہے   سر میں سجدوں کے سرانجام کا سرمایہ ہے
جو یداللہ کا پایا تھا وہ ہاتھ آیا ہے   غار میں رُتبۂ محبوبِ خدا پایا ہے
جلوۂ نور ہر اِک دیدۂ مشتاق میں ہے
٣ چاند بدلی میں ہے اور چاندنی آفاق میں ہے

آپ کے دم سے زمیں اور زماں قائم ہے   قائمِ آلؑ محمدؐ سے جہاں قائم ہے
آپؑ سے نامِ خدا حق کا نشاں قائم ہے   تا قیام اِن سے نماز اور اذاں قائم ہے
کیوں مٹے دین کہ یہ ماہ لقا حافظ ہے
٤ یہ وہ قرآں ہے کہ خود جس کا خدا حافظ ہے

حق سے پوچھیں تو کہے حُجتِ خالق ہیں یہی   آیتیں بول اٹھیں مصحفِ ناطق ہیں یہی
صبح جعفر کی قسم کھائے کہ صادق ہیں یہی   خود امامت یہ پکارے مِرے لائق ہیں یہی
کلمہ پڑھنے لگے کلمہ کہ کلام ایسا ہو
٥ خود یہ تسبیح ندا دے کہ امام ایسا ہو

یہ نہ ہوتے تو حَرَم کی نہ یہ حُرمت ہوتی   پھر شریعت کی نہ کچھ اصل و حقیقت ہوتی
دین کا خون تو کلمے کی شہادت ہوتی   آلؑ و قرآں سے نہ اخلاص کی صورت ہوتی
یہ چراغِ رہِ ایماں بھی جو گُل ہو جاتا
آلؑ کی فاتحہ قرآن کا قُل ہو جاتا

www.emarsiya.com

۶

جو کہ سب خَلق سے اُولیٰ ہے وہ مولا ہے یہی　　جس میں دادا کے فضائل ہیں وہ پوتا ہے یہی
مقتدی جس کے ہیں عیسیٰؑ وہ مسیحا ہے یہی　　جس کے قبضے میں خدائی ہے وہ بندہ ہے یہی
جو کہ قرآن سے ملتا ہے کلام ایسا ہے
جس کے پیرو ہیں پیمبرؐ یہ امامؑ ایسا ہے　۷

اِسی یوسفؑ کی وِلا باعثِ آزادی ہے　　اِسی گُل سے چمنِ شرع کی آبادی ہے
عدل و انصاف و ہدایت کا یہی عادی ہے　　جو رسولوںؑ کا بھی مہدی ہے یہ وہ ہادی ہے
اب کسی کے لئے توقیرِ امامت نہ رہی
بعد مہدیؑ کے ہدایت کی ضرورت نہ رہی　۸

اس طرح غار میں یہ رشکِ قمر مخفی ہے　　جس طرح طائرِ جاں تن میں ہے پر مخفی ہے
اِس طرح بحرِ جہاں میں یہ گُہر مخفی ہے　　جیسے الحمد کے جملے میں خبر مخفی ہے
آپؑ اس شان سے روپوش ہیں اس محفل میں
جیسے اللہ کے اَسرار علیؑ کے دل میں　۹

دل پہ ثابت بھی ہے یہ رشکِ قمر مخفی بھی　　جیسے ظاہر بھی ہے اور عقلِ بشر مخفی بھی
دیکھو روشن بھی ہے اور نورِ نظر مخفی بھی　　جیسے موجود بھی بوئے گُلِ تر مخفی بھی
اہلِ ایماں نے قرائن سے انہیں مانا ہے
حق کو دیکھا نہیں پر عقل سے پہچانا ہے　۱۰

غیبتِ حُجتِ خالق میں جو تکرار کرے　　خضرؑ و الیاسؑ و مسیحاؑ سے بھی انکار کرے
جو بشر پاسِ احادیث نہ زنہار کرے　　پھر وہ ہستیٔ خدا کا بھی نہ اقرار کرے
اِس طرف کیوں نہیں منکر کی نظر جاتی ہے
کبھی نیت بھی نمازی کی نظر آتی ہے

www.emarsiya.com

۱۱

اِن کی بخشش سے گدا صاحبِ گنجینہ ہو　　چشمِ نرگس پہ نظر ہو تو ابھی بینا ہو
پاؤں پڑ جائے تو سبزہ پہ ابھی مینا ہو　　قلبِ مُردہ کو جلا دیں تو وہ آئینہ ہو
یہ اگر چاہیں کہ کلمہ کوئی بے جان پڑھے
شمعِ قبرِ شہداء سوز سے قرآن پڑھے　　۱۲

گو حقیقت میں نہ مُرسل نہ پیمبرؑ ہیں حضور　　خضرؑ بھی جس کے تلاشی ہیں وہ رہبر ہیں حضور
اسداللہ جو حیدرؑ تھے تو صفدر ہیں حضور　　زور و ہمّت میں مسیحاؑ سے بھی بڑھ کر ہیں حضور
دار کے خوف سے اِس دار میں عیسیٰؑ نہ تھے
یہ تو قائم رہے دُنیا میں مسیحا نہ تھے　　۱۳

مصدرِ حق جو ہے گویا وہ دہن اِن کا ہے　　جس سے قرآن کو مانا وہ سخن اِن کا ہے
جلوۂ قدرتِ رب حُسنِ حَسن اِن کا ہے　　جس کو کہتے ہیں شریعت وہ چلن اِن کا ہے
مخزنِ علمِ خدا سینۂ بے کینہ ہے
جوہرِ احمدؐ مُرسل کا یہ آئینہ ہے　　۱۴

گوشِ قدرت کے لئے پردۂ اسرار یہ ہیں　　خلوتِ حق کے لئے مونس و غمخوار یہ ہیں
مالکِ بارگہِ ایزدِ غفار یہ ہیں　　کوئی مجبور نہ سمجھے انہیں، مختار یہ ہیں
دوجہاں میں عمل اِن کا ہے دُہائی اِن کی
بندے اِن کے ہیں خدا اِن کا خدائی اِن کی　　۱۵

دَم میں مجبور کو مختارِ ممالک کردیں　　زہر کو آبِ بقا شہد کو ہالک کردیں
قابلِ نار کو خود نار کا مالک کردیں　　اِن کے مسلک پہ جو آئے اُسے سالک کردیں
جس طریقے پہ چلیں یہ وہ طریقت ہوجائے
شارعِ عام بھی ایک خاص شریعت ہوجائے

www.emarsiya.com

۱۶

اسدؒاللہ کے دلبند نبیؐ کے جانی جد تو ہمنامِ خُدا باپ حسنؑ کے ثانی
ایک دادی تو خُوزادیٔ شہِ ایرانی ایک مریم کا شرف بنتِ نبیؐ سیدانی
جو کہ تشریفِ شرافت سے مشرّف ہوجائے
۱۷ حرف آئے جو کوئی اُس سے مُحرّف ہوجائے

قاسمِ خُلد کی اولاد ہیں مقسوم یہ ہے کس قدر علم ہے اللہ کو معلوم یہ ہے
کیوں قیام اِن کو نہ ہو، حُجتِ قیوم یہ ہے خاتمہ جس پہ ہے عصمت کا وہ معصوم یہ ہے
ختمِ عصمت جو کسی دل کو نہ باور آئے
۱۸ ختم اللہ نہ کیوں اپنی زباں پر آئے

آپؑ کے دَم سے شہِ عقدہ کشا قائمؑ ہیں مرَضِ رنجِ مسیحؑا کی دوا قائمؑ ہیں
تا قیامت صفتِ دینِ خدا قائمؑ ہیں خاص یہ بحرِ کرم بہرِ عطا قائمؑ ہیں
بادشا وہ ہوجسے اِن کی گدائی مل جائے
۱۹ اِن کا بندہ ہوتو بندے کو خدائی مل جائے

حمد میں مدح، حدیثوں میں خبر اِن کی ہے شرعِ محبوبِ خدا راہ گزر اِن کی ہے
سب پہ یکساں نظرِ فیض اثر اِن کی ہے عین رحمت ہے جو مردُم پہ نظر اِن کی ہے
اُن کے پوتے ہیں جنہیں عقدہ کشا کہتے ہیں
۲۰ اِن کے دادا کو نبیؐ عینِ خدا کہتے ہیں

روئے رنگیں میں فضا مُصحفِ گُل کی صورت معرفت آپؑ کی ہر قول میں قُل کی صورت
اِن کی صورت سے عیاں ہے جزوِکُل کی صورت پشت پر مُہر بھی ہے ختمِ رسُل کی صورت
وہی اللہ کا اِک نور ہے منظر دو ہیں
خاتمے کی وہی اِک مُہر ہے محضر دو ہیں

www.emarsiya.com

۲۱

بیٹھے بیٹھے مرے دل نے نئی پرداز اٹھائی حق نے یہ مُہر سند پیش نظر کیوں نہ لگائی
پھر یہ توجیہ مرے دیدۂ باطن نے سجھائی ہاں خدا کی یہ مشیّت تھی کہ دیکھے نہ خدائی
وقتِ غیبت نظر آئیں تو کوئی جان نہ لے
حج میں اِس قبلۂ دیں کو کوئی پہچان نہ لے

۲۲

دوسرے ربّ ہمارُخ پہ جو یہ مُہر لگائے محلِ مُہرِ نبوت سے تفاوت ہو جائے
اُس میں جوکلمۂ طیب تھے وہی اس میں آئے جز نبوت اور امامت کے کوئی فرق نہ پائے
ایسی بے مثل سند غرب سے تا شرق نہیں
نقش بھی ایک ہے یاں نام کو بھی فرق نہیں

۲۳

پھول ہنستے ہیں مُصنّف کے جو اِترانے پر ہم شگفتہ نہ ہوں جنّت کی سند پانے پر
جعفری کیوں نہ کھلیں خُلد کے ہاتھ آنے پر اور ایک مُہر ہوئی مُہر کے پروانے پر
مطمئن ہوگیا بالکل دلِ مضطر اپنا
اور بھی اب تو بحل ہوگیا محضر اپنا

۲۴

اے غلامانِ علیؑ روزِ مسرّت ہے آج باغِ عالم بھی ہمیں گلشنِ جنّت ہے آج
سجدۂ شکر کرو روزِ عبادت ہے آج پڑھو صلوات محمدؐ کی وِلادت ہے آج
دونوں عیدوں پہ مسرّت کی یہ تاثیر ہوئی
سحرِ عید و شبِ عید بغلگیر ہوئی

۲۵

سحرِ آئینہ رو مثلِ نگار آئی تھی زرِ خورشید لئے بہرِ نثار آئی تھی
یوں صبا خَلق میں محوِ چمن آرائی تھی کہ ہوا کھانے کو جنّت سے بہار آئی تھی
طائروں کی یہ صدا تھی ترے قربان اللہ
گُلِ تسبیح کو تھا وِرد کہ سبحان اللہ

www.emarsiya.com

۲۶

حکم رضواں کو ہوا خُلد کو زینت بخشے حور و غلماں کو نئے حُلّۂ رحمت بخشے
باغ کو زیورِ گُل پھولوں کو خلعت بخشے کہہ دو حیدرؑ سے کہ پروانۂ جنّت بخشے
بارھویں بار یہ انعام ملا شکر کرو
۲۷ آج اثنا عشری نام ملا شکر کرو

پھر تو رضواں نے بھی جنّت کو سجایا اِک بار باغ خود بول اٹھے ہاں اسے کہتے ہیں بہار
حور کی کاکُلِ طرّار پہ طرّہ وہ سنگھار ہر شگوفے کی قبا سبز گلابی دستار
لطفِ باری کو جو قدرت میں یدِ طولا تھا
۲۸ باغ کا باغ شگوفہ تھا یہ گل پھولا تھا

چمنِ حُسن کی زینت وہ فضا پھولوں کی منہ جو کھولا تو بندھی خوب ہوا پھولوں کی
وہ ہزاروں کی فضا ایک ادا پھولوں کی ہر کلی جس کی شگوفہ وہ قبا پھولوں کی
شور تھا مائلِ گُل پیرہنی ہے جنّت
۲۹ چودھویں بار دلہن آج بنی ہے جنّت

تھا زری کا وہ مشجّر کہ شجر سونے کے نُقرئی گھر میں دمکنے لگے در سونے کے
ہر طرف خواب کا وہ فرش وہ گھر سونے کے راتوں جاگو گے تو پاؤ گے ثمر سونے کے
سب چمن تابعِ فرمان شہِؑ قنبرؓ تھے
۳۰ چاندی اُن کے لئے فضّہ تھی تو زر بوذرؓ تھے

فرش سبزے کا وہ آئینے پہ مینا جیسے ہر کلی وہ کہ انگوٹھی پہ نگینہ جیسے
قصر پُر نور محمدؐ کا مدینہ جیسے صحن یوں صاف کہ زہّاد کا سینہ جیسے
نہر ہر قصر کی یوں رنج و الم کھوتی ہے
جس طرح حُبِّ یدُاللہ گنہ دھوتی ہے

www.emarsiya.com

۳۱

بُلبلے پر بھی یہ ثابت تھا کہ تارا چمکا ضو وہ پائی کہ کنارے سے کنارا چمکا
یوں ہر ایک پھول کا روئے چمن آرا چمکا غُل ہوا خُلد کے طالع کا ستارا چمکا

سب گُل اندام بنے منزلِ امید کے چاند
۳۲ عید کی طرح بغل گیر ہوئے عید کے چاند

مولدِ قاسمِ فردوس کے ہمسر وہ قصور منزلِ ماہ کہیں اُن کو کہ بیت المعمور
یہ تو تقصیرِ نظر ہے وہ طبیعت کا قصور چہرۂ حور میں وہ نورِ محمدؐ کا ظہور

لب طاہر کو بشر آیہِ تطہیر کہے
۳۳ اُن کی قامت کو اذاں دیکھ کے تکبیر کہے

آمدِ عید کا مژدہ خبَریں اُن کی ہیں صبحِ نوروز کا جلوہ سَحَریں اُن کی ہیں
زینتِ پردۂ عصمت نظَریں اُن کی ہیں رشتۂ جاں سے بھی نازک کمَریں اُن کی ہیں

رنگ ملبوس میں بھاری ہو جو گہرا ہو جائے
۳۴ دھوپ کے ذکر سے رخسار سنہرا ہو جائے

وہ مئے حُسن سے پُر قابلِ تحسیں شیشے زینتِ قصرِ جناں بزم کی تزئیں شیشے
غیرتِ آئینۂ مہر خوش آئیں شیشے جن میں گھر لال پری کا ہے وہ سیمیں شیشے

دُختِ رَز نور و ضیا سے جو برومند ہوئی
۳۵ دَم میں چاندی کی جلا چاند سے دَہ چند ہوئی

یا علیؑ یاد ہے مرغانِ جناں کو یا ہُو حالتِ وجد میں کہتا ہے کوئی اللہ ہُو
شاخ پر بول رہا ہے کوئی یا ہُو یا ہُو آنکھیں کُھل جائیں جو دیکھے کوئی چشمِ آہو

واں کی ہرنوں سے بھی گویا چمن آرائی ہے
اُن کی شاخوں پہ تو بے پھول بہار آئی ہے

www.emarsiya.com

٣٦

جعفری غنچہ و گل، مرغِ جناں پنجتنی مدحتِ آلؑ میں، وہ لال کی رنگیں سخنی
نغمۂ شکر میں، طوطی کی وہ شکر شکنی نوک پر رنگ حسینی تو پروں پر حسنی

حُسنِ طالع سے خوش آواز وخوش آہنگ ہوئے
٣٧ سُرخ رُوحق نے کیا آلؑ کے ہم رنگ ہوئے

نغمہ سنجی میں وہ اللہ و پیمبرؐ کی صفت مرغ بسم اللہ الحمد کا نقشہ صورت
وَرَفَعنا لَکَ ذِکرَک سے، وہ ذکرِ رفعت یاد آیا کبھی اتممت علیکم نعمت

مدحِ مہدیؑ وحسنؑ مرغ ہوا پڑھتے ہیں
٣٨ دم بہ دَم کلمۂ ما دامَ ہُما پڑھتے ہیں

کوئی عاشق وہاں مضطرنہیں مایوس نہیں اپنا معشوق کسی غیر سے مانوس نہیں
جو منقش نہ ہو ایسا کوئی ملبوس نہیں داغ کی وجہ سے اُس باغ میں طاؤس نہیں

خُلد کے چھٹتے ہی شیطان کی پھٹکار ہوئی
٣٩ سانپ کھانے لگا اللہ کی یہ مار ہوئی

آج میلادِ محمدؐ ہے کہ میلادِ علیؑ ضو یہ مہدیؑ کی ہے یا نورِ خدادادِ علیؑ
ہر ملک شکر میں ہے صورتِ اولادِ علیؑ کوئی پڑھتا ہے درود اور کوئی نادِ علیؑ

غُل ہے شادیِ خداداد مبارک ہوئے
٤٠ صاحب الامرؑ کا میلاد مبارک ہوئے

ظلم پر برق گری جور پہ شمشیر پھری عدل وانصاف کے دن شرع کی تقدیر پھری
جو دُعاؤں سے گئی تھی وہی تاثیر پھری ہر نظر میں اسدؑاللہ کی تصویر پھری

آج پھر شرعِ ہدایت پہ کمر باندھتی ہے
آج پھر فتحِ مبیں تیغ و سپر باندھتی ہے

www.emarsiya.com

۴۱

ظلم کا رَخت بندھا خَلق سے جانے کے لئے　　غسل کرتی ہے طہارت بھی دوگانے کے لئے
حج بھی تیار ہے زمزم میں نہانے کے لئے　　شرع موجود ہے آداب بجانے کے لئے

فوجِ غلماں بھی غلامی کے لئے حاضر ہے
۴۲ خود عبادت بھی سلامی کے لئے حاضر ہے

ساقیا آج پلا دے کوئی پیارا ساغر　　غیرتِ چشمِ مسیحا ہے ہمارا ساغر
چشمِ مے گوں سے کرے خود یہ اشارا ساغر　　یہ وہ مے کش ہے جسے چاہئیں بارہ ساغر

نُقطۂ فرقۂ اثنا عشری بارہ ہیں
۴۳ حرف بھی گن کے جو دیکھے تو وہی بارہ ہیں

فرش مستوں کا یہاں غیرتِ سجادّہ ہے　　اپنا شیشہ بھی اذاں دینے کو استادہ ہے
جو صراحی ہے وہ قُل پڑھنے پہ آمادہ ہے　　شیخ کی رال ٹپکتی ہے یہ وہ بادہ ہے

مجلسی جتنے ہیں سب شائقِ نظّارہ ہیں
۴۴ لفظِ بادہ کو بھی دیکھا تو عدد بارہ ہیں

بزم ہے انجمنِ اختر و انجُم ساقی　　آج تو بادۂ کوثر کے لُٹا خُم ساقی
جمع ہیں بادہ کشِ بزمِ سقاہُم ساقی　　لُطف آجائے جو مدہوش ہوں ہم تُم ساقی

دونوں بہکیں تو کہیں راہ بتادے ہادی
۴۵ مہدیؑ مہدیؑ میں کہوں اور تو ہادیؑ ہادیؑ

بزمِ میلاد میں اب چرخ سے آئے زہرہ　　ناز سے سازِ خدا ساز کو لائے زہرہ
دھوم سے شرع کا قانون بجائے زہرہ　　نغمے جو سنتے ہیں زاہد وہی گائے زہرہ

میں نہ شامی کوئی کوفی و وَلا یوفی ہوں
خود دوات اپنی یہ کہتی ہے کہ میں صوفی ہوں

www.emarsiya.com

۴۶

پر نہ وہ راگ ہو جو رنگ زمانے کا ہے جھوٹے مضموں کا نہ موقع نہ فسانے کا ہے
یاں تو آیات و خبر نام ترانے کا ہے یاں تو گانے کے عوض نام دوگانے کا ہے
کچھ نہیں کام بَم و زیر کی آوازوں کا
۴۷ تار باندھے یہاں تکبیر کی آوازوں کا

آنے پائے نہ کہیں حرفِ غنائے مشہور سب کو دھوکا ہو کہ داوٗدؑ سناتے ہیں زبور
چھیڑ دے تذکرۂ مدح بجائے طنبور بول نکلے تو فقط فاجتنبو قول الزُّور
وجد ہو ترکِ خودی، غیر مِرا حال نہ ہو
۴۸ حالتِ حال میں بے شرع کوئی قال نہ ہو

لو بشارت وہ سناتا ہے منادی سُن لو مہر نے چاند مبارک کی صدا دی سُن لو
حمدِ باری عوضِ نغمۂ شادی سُن لو کلمہ پڑھتے ہوئے پیدا ہوئے ہادی سُن لو
تم بھی اب سورۂ الحمد کی آیات پڑھو
۴۹ لو محمدؐ کی وِلادت ہوئی صلوات پڑھو

شور ہے غُلغُل ہوا یوسفِ بازارِ جمال باغِ اسلام میں پھولا گُلِ گلدستۂ آلؑ
معدنِ علم و کرامت کو ملا نور کا لال لو وہ چمکا مہِ شعباں میں ہلالِ شوّال
ہر طرف غُل یہ ہوا باغچۂ امکاں میں
۵۰ اور اِک شعبۂ دیں خَلق ہوا شعباں میں

اے زہِ نور زہِ طالعِ ماہِ شعباں چند عیدوں کا یہ اِک چاند ہے اس کے قرباں
مولدِ مہدیؑ و سجّادؑ و حُسَینؑ ذیشاں تین یہ ماہِ عرب ایک ہلالِ تاباں
ضو نے معمور کیا نور و ضیا سے اس کو
چار چاند آج لگے مہرِ خدا سے اس کو

www.emarsiya.com

۵۱

لو سر انجامِ عبادت دمِ ایجاد ہوا دینِ حق عاشقِ اعجازِ خدا داد ہوا
خاک پر بیٹھ کے غم یوسفِ آزاد ہوا مائلِ سجدۂ رب دلبرِ سجّاد ہوا
پھر شہادت میں کُھلا حُسنِ فصاحت ان کا
۵۲ کلمہ پڑھنے لگا خود حرفِ شہادت ان کا

وقتِ میلاد وہ خوشبو، تنِ دل آرا تھا قبلۂ عنبرِ فردوس، مکاں سارا تھا
حُسن سے محوِ تشہد، جو یہ مہ پارا تھا قُطبِ اعجازِ نبیؐ، خاک پہ سیارا تھا
غُل تھا یہ بُلبُلِ گلزارِ جناں ہے گویا
۵۳ یہ پسرِ خالقِ اکبر کی زباں ہے گویا

باپ کی گود میں جب خَلق کے رہبر آئے حسنؑ پاک کے ارمانِ دلی بر آئے
حرفِ صلوات وسلام آپ کے لب پر آئے طائرِ عرشِ عُلا کھول کے شہپر آئے
غُل تھا ہمنامِ محمدؐ کے بڑے پائے ہیں
۵۴ عرشِ اعظم سے بُلانے کو ملک آئے ہیں

کس کی یہ قدر ہوئی کس نے یہ رُتبہ پایا سایۂ رب میں پلا عرش پہ یہ بے سایا
گاہوارہ تھا فلک مہرِ لبن تھی دایا بعد چلّے کے یہ قرآن زمیں پر آیا
ماں نے اِس ماہ میں نیّر کی جو طلعت دیکھی
۵۵ چشمِ اخلاص سے وہ نور کی صورت دیکھی

الغرض بڑھتا رہا مثلِ شرف یہ دلبر سایۂ ہادیِؑ دیں سر پہ رہا آٹھ پہر
نخل کی طرح جواں ہو گیا یہ نورِ نظر جب زمانے سے اُٹھے عسکریؑ خستہ جگر
آپؑ تنہا رہے فرزندِ علیؑ کی صورت
غار میں ہوگئے پوشیدہ نبیؐ کی صورت

www.emarsiya.com

۵۶

چرخ نے اِن کے بزرگوں پہ کیا خوب کرم　　دودھ پیتے ہوئے بچوں پہ ہوئے ظلم و ستم
کُند خنجر سے ہوئی گردنِ مظلوم قلم　　قبلہ رو گرم زمیں پر رہے سلطانِ اُمم
کوئی باقی نہ رہا اشک فشانی کے لئے
۵۷ شاہؑ ریتی پہ تڑپتے رہے پانی کے لئے

اور بیکس پہ ہوئی جور و جفا واویلا　　ہائے کیوں پیرِ فلک پھٹ کے نہ گیتی پہ گرا
زیارتِ ناحیہ میں ہے یہی مضمون لکھا　　السلام اے شہِؑ بے گور و غریب الغربا
قتل کے بعد بھی سرورؑ کا عجب حال کیا
۵۸ گھر جلایا گیا تن گھوڑوں سے پامال کیا

کسی میت پہ بھی یہ ظلم نہ ہوئے گا کہیں　　لوٹ کر لے گئے پوشاکِ بدن دشمنِ دیں
قتل کے بعد بھی انگشت کٹی بہرِ نگیں　　تین دن گرم زمیں پر رہے عریاں شہِؑ دیں
کوئی نکلا نہ شہِ دیں کے طرفداروں میں
۵۹ حرمِ شاہؑ پھرائے گئے بازاروں میں

حاکمِ فوج نے یہ ایک رسالے سے کہا　　سُمِ اسپاں کے لئے نال بندھیں بہرِ جفا
تاکہ پامال ہو فرزندِ نبیؐ کا لاشہ　　قتل کے بعد بھی بیکس کو نہ ہو چین ذرا
آج مدت کی عداوت کا عوض لیں گے ہم
۶۰ چین شبیرؑ کے لاشے کو نہیں دیں گے ہم

سُن کے یہ مستعدِ ظلم ہوئے بے ایماں　　آگئی حُر کے رسالے کو حمیت اُس آں
تیغیں کھینچے ہوئے حاکم کے قریں آئے جواں　　بولے حشر آئے جو پامال ہو حُرِ ذیشاں
اپنے سردار کی حرمت نہ مٹانے دیں گے
حُر کی میت پہ نہ رہوار بھگانے دیں گے

www.emarsiya.com

٦١

حُر کے لشکر کو ملا حاکمِ اظلم سے جواب رن سے لاشِ حُرِ جانباز اٹھالاؤ شتاب
قتل کے بعد دلاور کا نہ ہو حال خراب ہیں یہ سب رنج و الم بہرِ شہِؑ عرش جناب
رنج مجھ کو نہ سپاہِ شہِؑ دلگیر سے ہے
بغض دل میں مرے بس میتِ شبیرؑ سے ہے ٦٢

لاشہِ حُر کو اُٹھا لے گئے وہ بد اختر رہ گیا لاشۂ شبیرؑ زمیں کے اوپر
اِس ستم کی ہوئی جب زینبؑ مضطر کو خبر رو کے کہنے لگی عابدؑ سے وہ تفتیدہ جگر
حشر برپا ہوا میداں میں قیامت آئی
لاشہِ سبطِ پیمبرؐ پہ مصیبت آئی ٦٣

تم کو معلوم نہیں شاہِؑ زمن قتل ہوئے حشر آیا شہِؑ آوارہ وطن قتل ہوئے
تیغِ اظلم سے شہِؑ تشنہ دہن قتل ہوئے ہم لٹے اور شہِؑ بے گور و کفن قتل ہوئے
گرم ریتی پہ پڑا بادشہِؑ عالی ہے
سر قلم ہو گیا اب لاش کی پامالی ہے ٦٤

میرے بھائی کو اذیت سے چھڑاؤ واری ہتک سے لاشۂ مظلوم بچاؤ واری
خاک سے میتِ بے سر کو اُٹھاؤ واری لاش بھائی کی کسی طرح سے لاؤ واری
میرے بھائی پہ نئے ظلم و ستم ہوتے ہیں
ہائے پامال شہنشاہِ اُمم ہوتے ہیں ٦٥

سُن کے یہ چونک اُٹھے عابدؑ بیمار اُدھر خیمے سے آلؑ پیمبرؐ نکل آئے باہر
پسرِ سعد سے کہتی تھی یہ شہِؑ کی خواہر یہ محمدؐ کا نواسہ ہے ارے بد گوہر
شہؑ کے بدلے مرے بچوں کی زبوں حالی کر
لاشہِ سبطِ پیمبرؐ کی نہ پامالی کر

www.emarsiya.com

٦٦

روک لے اپنے سواروں کو ستمگار و لعیں   آلِ احمدؐ کا شقی پاس و ادب تجھ کو نہیں
چُور ہے نیزہ و شمشیر سے جسمِ شہِؑ دیں   او جفا کار ابھی حشر بپا ہو نہ کہیں
ظلم یہ فوجِ بد افعال نہ ہونے دوں گی
٦٧ اپنے بھائی کو میں پامال نہ ہونے دوں گی

لپٹی یہ کہتے ہی لاشے سے علیؑ کی جائی   مجھ سے کچھ ہو نہیں سکتا میں کروں کیا بھائی
آج کیا دلبرِ احمدؐ پہ مُصیبت آئی   کس سے فریاد کروں ہائے مِرے شیدائی
آج اِس ظلم و شقاوت میں گرفتار ہوں میں
٦٨ ہائے مذبوحِ ستم بیکس و نا چار ہوں میں

بزمؔ اپنا تو جگر چاک ہے مانندِ قلم   کس طرح میری زباں سے وہ مصیبت ہو رقم
میرے آقا ترے صدقے ترے قربان ہوں ہم   رونے والوں کی خبر لیجئے یا شاہِؑ اُمم
قیدِ رنج و الم و غم سے رہائی ہو جائے
روضہِ شاہؑ پہ اِن سب کی رسائی ہو جائے

www.emarsiya.com